احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 16 اگست 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.I 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 16 اگست 2003ء 17 جمادی الثانی 1424 ہجری-16 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 184

غربت کا کوئی ڈر نہیں

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے ایک شخص نے کچھ مانگا تو آپ نے اسے بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ دیا کہ دو پہاڑوں کے درمیان وادی بھر گئی۔ اس نے اپنی قوم کے پاس جاکر کہا لوگو اسلام قبول کرلو کیونکہ محمد (ﷺ) اس طرح دیتے ہیں کہ انہیں غربت واحتیاج کا کوئی ڈر نہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ماسئل رسول اللّٰہ حدیث نمبر 4275)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی تحریر فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک سائل آیا اس نے قادیان میں ایک پھیری لگادی وہ صبح کو اٹھتا اور حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم کی نظم

ہوا ناصر خدا تیرا مرے اے قادیاں والے
ہمیں بخشی اماں تو نے ہے اے دارالاماں والے

پڑھا کرتا اور کبھی کبھی ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکا یا ہم نے، حضرت مسیح موعود کی نظم پڑھتا تمام قادیان میں چکر لگاتا۔

ایک دفعہ اس سائل نے قادیان میں ایک چکر لگایا رمضان کا مہینہ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اس عرصہ میں متعدد مرتبہ اس کو بہت کچھ دیا۔ لیکن وہ کہتا تھا کہ میرا پیالہ بھردو چنانچہ عید کے دن وہ بہت بڑا پیالہ لے کر آ گیا اور .... میں دروازہ کے قریب چادر بچھا کر بیٹھ گیا۔ اور جب حضرت صاحب تشریف لائے تو سوال کیا کہ میرا پیالہ بھردو حضرت اقدس نے اس میں ایک روپیہ ڈالا اس روپیہ کا ڈالنا تھا کہ روپوں کا مینہ برس گیا۔ اور مختلف قسم کے سکوں سے اس کا پیالہ بھر دیا گیا۔ جب حضرت صاحب نے اس کا سوال سنا تو متبسم ہوئے۔ اور اس حالت میں وہ روپیہ ڈالا۔

آپ کی عادت (۔) عام طور پر مخفی دینے کی تھی مگر یہ عطا اعلانیہ تھی۔ غرض سائل شاداں وفرحاں گھر کو چلا گیا اور پھر اس نے یہ طریق سالانہ اختیار کرنا چاہا چونکہ گداگری کو آپ پسند نہیں فرماتے تھے اس لئے اس کو ناپسند فرمایا گو اس کو آپ نے کچھ نہیں کہا مگر دوسرے لوگوں نے اس کو سمجھایا مگر گداگر لوگ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ پھر بھی وہ کبھی کبھی آجاتا اور کچھ لے ہی جاتا۔ (۔)

اکثر لوگ اس قسم کے سائل بھی آجاتے جو عام طور پر سوال نہ کرتے مگر رقعہ لکھ کر دے دیتے اور کسی کو یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ اس نے سوال کیا ہے لیکن جب حضرت اقدس اندر سے سائل کے لئے کچھ بھیجتے تو پتہ لگتا یا کبھی اندر تشریف لے جاتے وقت کہہ جاتے کہ تم بیٹھو میں آتا ہوں اور بعض لوگ اس خیال سے ٹھہر جاتے کہ حضرت صاحب آئیں گے تو معلوم ہوتا کہ آپ سائل کے لئے اس کی مطلوبہ چیز نقدی یا کپڑا لے کر آرہے ہیں۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود ص 303)

روزنامہ الفضل کی حفاظت کریں

روزنامہ الفضل ہمارا جماعتی اخبار ہے جو جماعت احمدیہ کے احباب کی تربیت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دور میں 1913ء میں شروع ہوا اور 90 سال سے زائد عرصہ سے روز افزوں ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔

ہمارا اخبار دنیاوی آلائشوں سے بالاتر دینی اور دنیوی علوم کا خزانہ ہے، قومی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ الفضل میں حضرت مسیح موعود کے فرمودہ ملفوظات اور تحریرات کے علاوہ ڈھیروں مقدس حوالہ جات بھی شائع ہوتے ہیں۔ جن کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعے بچوں کی تعلیم وتربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے الفضل کے پرچوں کی حفاظت اور ان کو ترتیب سے ریکارڈ میں رکھنا ہماری اولین ذمہ داری ہے۔

احباب جماعت کی دینی تعلیم وتربیت پر مشتمل یہ مواد احترام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کو ردی میں دوسرے اخبارات کے ساتھ فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو ضائع کریں کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو اور کسی الزام کا پیش خیمہ نہ بنے۔ امید ہے احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اس کے ادب واحترام کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں گے۔

لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو

☆ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 23/اگست 2003ء بروز ہفتہ دوبارہ کھلے گا۔ کلاسز کا وقت ساڑھے پانچ بجے سے ساڑھے چھ بجے شام تک ہوگا والدین سے التماس ہے کہ اپنے بچوں کو پابندی سے وقت پر ادارہ میں بھجوائیں۔ نیز اساتذہ کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

(سیکرٹری وقف نو ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1998ء ④

14 تا 16 اگست لجنہ اماء اللہ مشرقی ریجن امریکہ کا سالانہ اجتماع۔ حاضری 700۔

14 تا 16 اگست خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت چوتھی سالانہ صنعتی نمائش منعقد ہوئی۔

19 تا 31 اگست حضور کا دورہ جرمنی۔

19 اگست حضور فرینکفرٹ پہنچے۔

21 تا 23 اگست جرمنی کا 23 واں جلسہ سالانہ کل حاضری 23396 تھی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں ایثار اور خلفاء کے ادب کا مضمون بیان فرمایا۔ عورتوں سے خطاب میں حضور نے قناعت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

اختتامی خطاب میں حضور نے فرقان کے مضمون پر روشنی ڈالی۔

مرکزی جلسہ گاہ کے علاوہ ٹرکش، فرنچ، بوسنین، البانین اور عرب احباب کے لئے الگ الگ جلسہ گاہیں بنائی گئی تھیں۔ حضور سب میں تشریف لے گئے اور گفتگو فرمائی۔

جلسہ کے دوسرے دن جرمنی کے 12 سو کے قریب واقفین نو بچے مارچ پاسٹ کرتے ہوئے حضور کے سامنے سے گزرے۔

26 اگست بیت نور فرینکفرٹ میں حضور کی صدارت میں تقریب آمین ہوئی۔ جس میں 14 لڑکے اور 13 لڑکیاں اور ایک بوسنین عورت نے قرآن ختم کرنے کی سعادت حاصل کی۔

26 اگست نوکوٹ سندھ کی احمدیہ بیت الذکر پر حملہ کیا گیا۔ اور اسے آگ لگا دی گئی۔

28 اگست حضور نے نماز جمعہ بیت الرشید ہمبرگ جرمنی میں پڑھائی۔

29 اگست بیت ناصر گوٹن برگ میں انصار اللہ سویڈن کا 9 واں سالانہ اجتماع۔

29،30 اگست لجنہ اماء اللہ فرانس کا 12 واں سالانہ اجتماع۔

13 ستمبر خدام الاحمدیہ بھارت کی لائبریری مخزن علم کا افتتاح ہوا۔

14 ستمبر فرنچ احباب کے ساتھ ملاقات میں حضور نے عمل الترب پر تحقیق کی تحریک فرمائی۔

18،19 ستمبر خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت پانچویں سالانہ علمی مقابلہ جات۔

18 تا 20 ستمبر چھٹا سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم۔ حاضری 158

25 تا 27 ستمبر جماعت احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ۔ 2500 افراد کی شرکت۔

27 ستمبر جماعت احمدیہ وکٹوریہ (آسٹریلیا) کا پہلا جلسہ سالانہ۔

3،4 اکتوبر خدام و اطفال آسٹریلیا کا سالانہ اجتماع حاضری 200

5 اکتوبر سیرالیون کی خانہ جنگی اور فسادات میں جماعت کی گرانقدر امداد میں وسعت اور رہنمائی کے لئے لندن سے ایک ڈاکٹر سیرالیون پہنچے اور فری کلینکس اور آپریشن کے انتظامات کئے۔

10 اکتوبر نواب شاہ میں ماسٹر نذیر احمد صاحب بھگیو کی شہادت۔

10 تا 12 اکتوبر لجنہ برطانیہ کا 28 واں سالانہ اجتماع۔ حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔ حاضری 1200 تھی۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 266)

ایک مالی تحریک کا کشفی نظارہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1915ء کے اوائل میں ایک مالی تحریک فرمائی جس پر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے جو ان دنوں استاد مدرسہ کے فرائض انجام دے رہے تھے اپنے مقدس امام کی خدمت میں لکھا:

"حضور کی اپیل کے بعد کی پہلی صبح تھی میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ حضور تشریف لائے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور میری تنخواہ چالیس روپیہ ہے نصف حضور لے لیں۔ اس پر حضور نے تبسم سے فرمایا میں تمہاری جان چاہتا ہوں میں نے عرض کی حضور حاضر ہے میں رویاء مذکور کے مطابق اپنی ناچیز زندگی حضور کے قدموں میں پیش کرتا ہوں۔ **میرے پیارے میں جانتا ہوں کہ میں نکما ہوں مگر کیا گھاس کے تنکے ...... کے جھاڑو نہیں بن جاتے؟ اور کیا ادنیٰ مٹی پاکباز لوگوں کے پانی پینے کے پیالوں میں کام نہیں آجاتی؟"**

(الفضل یکم جون 1915ء کالم 2)

خدا کی شان دیکھئے کہ "وقف زندگی" کے بعد حضرت مولانا نیر قریباً 33 برس زندہ رہے جس کے دوران آپ کو متعدد عظیم الشان خدمات کی توفیق ملی۔ مغربی افریقہ کی ہزاروں سعید روحیں آپ کے ذریعہ حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں۔

حضرت مصلح موعود کے پہلے فتوحات سے لبریز دینی سفر یورپ (1924ء) اور بیت الفضل لندن کی بنیاد کے آپ ہی محرک تھے۔ سالہا سال تک حیدر آباد دکن میں پیغام حق پہنچانے کے قیمتی مواقع آپ کو میسر آئے۔ جماعت احمدیہ میں میجک لینٹرن کے ذریعہ دعوت الی اللہ کے بانی آپ ہی تھے۔ الغرض پوری عمر خدا کے فضلوں کے منادی بنے رہے۔

سیدنا مصلح موعود کے درج ذیل اشعار ہر واقف زندگی بلکہ ہر داعی الی اللہ کے لئے خداوند کریم و رحیم جلشانہ کی بے شمار رحمتوں کے عالمی پیغام کی حیثیت رکھتے ہیں۔

کسی کا قرض نہیں رکھتے اپنے سر پہ وہ
جو ایک دے انہیں اس کو ہزار دیتے ہیں
عطاء و بخشش و انعام کی کوئی حد ہے
جسے بھی دیتے ہیں وہ بے شمار دیتے ہیں
جو ان کے واسطے ادنیٰ سا کام کرتا ہے
وہ دین و دنیا کو اس کی سدھار دیتے ہیں

(کلام محمود)

خسرو پرویز کے قتل کا محیر العقول اعجازی نشان

بانی جماعت احمدیہ کے قلم سے شہنشاہ دو عالم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کے ایک اور حیرت انگیز اعجازی نشان کا تذکرہ۔

"جناب مقدس نبویؐ کے جب بادشاہوں کے نام فرمان جاری ہوئے۔ تو قیصر روم نے آہ کھینچ کر کہا کہ میں تو عیسائیوں کے پنجہ میں مبتلا ہوں۔ کاش اگر مجھے اس جگہ سے نکلنے کی گنجائش ہوتی۔ تو میں اپنا فخر سمجھتا کہ خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور غلاموں کی **طرح جناب مقدس کے پاؤں دھویا کروں۔ مگر ایک خبیث اور پلید دل بادشاہ کسریٰ ایران کے** فرمانروا نے غصہ میں آکر آپؐ کے پکڑنے کے لئے سپاہی بھیج دیئے۔ وہ شام کے قریب پہنچے اور کہا کہ ہمیں گرفتاری کا حکم ہے۔ آپ نے اس بیہودہ بات سے اعراض کر کے فرمایا تم اسلام قبول کرو۔ اس وقت آپ صرف دو چار اصحاب کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے مگر ربانی رعب سے وہ دونوں بید کی طرح کانپ رہے تھے۔ آخر انہوں نے کہا کہ ہمارے خداوند کے حکم یعنی گرفتاری کی نسبت جناب عالی کا کیا جواب ہے کہ ہم جواب ہی لے جائیں حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا کل تمہیں جواب ملے گا۔ صبح کو جو وہ حاضر ہوئے تو آنجناب نے فرمایا کہ وہ جسے تم خداوند خداوند کہتے ہو۔ وہ خداوند نہیں ہے **خداوند وہ ہے جس پر موت اور فنا طاری نہیں ہوتی۔ مگر تمہارا خداوند آج رات کو مارا گیا۔** میرے سچے خداوند نے اسی کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا۔ **سو وہ آج رات اس کے ہاتھ سے قتل ہو گیا اور یہی جواب ہے۔ یہ بڑا معجزہ تھا۔** اس کو دیکھ کر اسی ملک کے ہزارہا لوگ ایمان لائے۔ کیونکہ اسی رات درحقیقت خسرو پرویز یعنی کسریٰ مارا گیا تھا اور یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بیان ...... احادیث صحیحہ اور تاریخی ثبوت اور مخالفوں کے اقرار سے ثابت ہے۔"

(نور القرآن نمبر 2 صفحہ 7-8)

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ)۔ قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ۔ 7ھ کے واقعات

خیبر کی تسخیر اور یہود کی بعض دیگر بستیوں سے معاہدات

مکرم ھادی علی چوھدری صاحب

قسط دوم

قلعہ صعب کی تسخیر

ناعم کی تسخیر کے بعد آنحضرت ﷺ قلعہ صعب کی طرف متوجہ ہوئے۔ یہاں یہود کی طرف سے ایک جنگجو یُوشع میدان میں اترا اور دعوتِ مقابلہ دی۔ اِدھر سے حضرت حباب بن منذرؓ مقابل پر نکلے اور ایک ہی وار میں اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور یہودی مبارزت کے لئے نکلا جسے حضرت عمارہ بن عقبہؓ نے آنِ واحد میں تہِ تیغ کر دیا۔ اس کے بعد یہود نے مجموعی طور پر مسلمانوں پر ایسا شدید حملہ کیا کہ آنحضرت ﷺ کے قریب پہنچ گئے۔ اس صورتحال میں صحابہؓ نے اللہ تعالیٰ کی تائید کے ساتھ غیر معمولی طاقت کے ساتھ جوابی حملہ کیا تو ان کو چند لمحوں میں پسپا کر دیا اور وہ قلعہ میں داخل ہو کر محصور ہو گئے۔ اسلامی لشکر نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔

اسلامی لشکر میں خوراک وغیرہ کی ابتداء سے ہی قلت تھی اور اب حال یہ تھا کہ بعض کے پاس کھانے کے لئے کچھ بھی باقی نہ بچا تھا اور فاقہ کشی تک نوبت پہنچ چکی تھی۔ چنانچہ بعض لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صورتحال بیان کی لیکن رسول اللہ ﷺ کے پاس بھی انہوں نے کچھ نہ پایا جو آپؐ ان کو دے سکتے۔ اس پر آپؐ نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی

ترجمہ:۔ اے اللہ! تو ان کی حالت سے بخوبی واقف ہے کہ ان میں اب طاقت نہیں رہی اور میرے پاس بھی کوئی چیز نہیں کہ انہیں دے سکوں۔ پس ان کو خیبر کے ایسے قلعہ پر فتح نصیب فرما جو مال و متاع، خوراک اور گوشت وغیرہ کے لحاظ سے سب سے بڑا ہو۔

اگلی صبح جب محاصرے کے لئے نکلے تو یہ قلعہ معمولی کوشش سے ہی فتح ہو گیا۔ اس میں خوراک اور گوشت وغیرہ کا سب سے بڑا ذخیرہ تھا اور جنگی آلات و سامانِ حرب مثلاً منجنیق، دبابات اور زرہیں وغیرہ بھی کافی تھیں۔ جو مسلمانوں کے ہاتھ آئیں۔ یہ قلعہ صرف دو دن کے محاصرہ سے ہی فتح ہو گیا۔

(ابن ہشام و سیرۃ الحلبیہ فتح خیبر)

قلعہ زبیر کی تسخیر

اس قلعہ کو قلعہ زبیرؓ اس لئے کہا جاتا ہے کہ فتح کے بعد یہ حضرت زبیر بن العوامؓ کے حصہ میں آیا تھا۔ یہ نطاۃ میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھا۔ اسی لئے حفاظتی لحاظ سے یہ بہت محفوظ تھا۔ اس کا محاصرہ تین دن تک جاری رہا۔ چوتھے روز یہود نے قلعہ سے باہر آ کر شدید حملہ کیا مگر جلد ہی شکست فاش کھائی۔

(سیرۃ الحلبیہ غزوہ خیبر جلد ۳ صفحہ ۴۷)

یہ نطاۃ کا آخری قلعہ تھا جس پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو فتح عنایت فرمائی۔

واقدی نے اس قلعہ کی فتح کے بارہ میں ایک واقعہ تحریر کیا ہے جو سیرت کی اَور کتابوں نے بھی لیا ہے اور حافظ ابن قیمؒ نے بھی زاد المعاد میں درج کیا ہے۔ وہ قصہ یوں ہے کہ جب قلعہ کے محاصرہ کو تین دن ہو گئے تو ایک یہودی جس کا نام عزال تھا یا غزال، آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ کو ابو القاسم کہہ کے مخاطب ہوا اور کہنے لگا کہ اگر آپ مجھے امان دیں تو میں آپ کو ایسی بات بتاؤں گا کہ جس سے آپ نطاۃ سے فارغ ہو کر شق کی جانب جا سکیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے اسے اس کے اہل و عیال اور مال کی امان دی تو وہ کہنے لگا کہ اگر آپ ایک ماہ تک بھی ان کا محاصرہ رکھیں تو بھی انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ ان کے ہاں چشمے ہیں اور زیرِ زمین آب رسانی ہے۔ اگر یہ آب رسانی منقطع کر دی جائے تو یہ تلملا اٹھیں گے۔ چنانچہ اس کے اس مشورہ پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے پانی کاٹ دیئے تو ان کے لئے قلعہ سے باہر نکلنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا لیکن آخری کوشش میں بڑی شدت سے لڑنے لگے۔ چند مسلمان بھی اس معرکہ میں شہید ہوئے اور دس یہودی بھی مارے گئے۔ بالآخر یہ قلعہ فتح ہو گیا۔

یہ واقعہ اس وجہ کی بناء پر محلِ نظر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاکیزہ مزاج اور اعلیٰ کردار کی تاریخ سے ثابت ہے کہ آپؐ نے ہمیشہ اور ہر مقام پر بنیادی طور پر بنی نوع انسان کے حقوق، انسانیت کے اعلیٰ اصولوں اور مکارمِ اخلاق کو قائم فرمایا۔ چنانچہ غزوہ ذی قرد میں فزاری ڈاکو جب ایک چشمہ سے پانی پینے لگے تو حضرت سلمہ بن الاکوعؓ کے خوف سے بے بغیر بھاگ گئے۔ یہ واقعہ حضرت سلمہؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیان کیا تو آپؐ نے اس پر کوئی خوشی کا اظہار نہیں فرمایا۔

☆ منجنیق بڑے بڑے پتھر چلانے والی مشین جو عموماً قلعہ شکنی کے لئے اِستعمال کی جاتی تھی۔ اور دبابہ، لوہے کی خیمہ نما چیز جس کو سپاہی اپنے اوپر تان کر چلتے چلتے قلعہ تک پہنچ جاتے تھے اور قلعہ بند لوگوں کے اوپر سے حملوں سے بچ جاتے تھے اور اس کی اَوٹ سے ان پر حملے بھی کرتے تھے۔ اس کو قلعہ کی دیوار کے ساتھ لگا کر اوپر چڑھنے کی بھی کوشش کرتے تھے۔ آج کے دور میں ٹینک کو دبابہ کہا جاتا ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر ایسا ہی ایک واقعہ جنگِ بدر کے موقع پر بھی پیش آیا تھا جب قریش کے چند آدمی مسلمانوں کے چشمہ کی طرف بڑھے۔ صحابہؓ نے انہیں روکنا چاہا مگر آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا اور حکم دیا کہ ان کو پانی پی لینے دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے امن کے ساتھ پانی پیا اور اپنے لشکر کی طرف واپس لوٹ گئے۔

آنحضرت ﷺ کا دشمن کے ساتھ نیک سلوک اور عدل و احسان کا یہ مقام تھا کہ وہ لشکر جو تعداد اور طاقت میں آپ کے لشکر سے کہیں زیادہ تھا اور آپؐ کے خون کا پیاسا تھا اس کو بھی بنیادی انسانی حقوق سے محروم نہیں کیا تو ایسا دشمن جو خوف کی وجہ سے قلعہ بند ہو، اس کو آپؐ کس طرح پانی کے بنیادی حق سے محروم کر سکتے تھے؟

نیز یہ کہ باقی قلعوں میں جنگ کی صورت بھی ایسی ہی تھی جیسی اس قلعہ میں تھی۔ بلکہ بعض قلعوں میں اس سے بھی زیادہ مشکل کا سامنا درپیش تھا لیکن ان میں سے کسی ایک میں سے بھی یہودیوں کو نکالنے کے لئے پانی بند نہیں کیا گیا اور نہ ہی انہیں کسی بنیادی حق سے محروم کیا گیا بلکہ عام جنگ کے ذریعہ ہی انہیں تسخیر کیا گیا۔ پس قلعہ کا پانی بند کرنے والی محض ایک کہانی ہے جو اسوۂ رسولؐ سے مطابقت نہ رکھنے کی وجہ سے من گھڑت قرار دے کر قابلِ ردّ ہے۔

قلعہ اُبی کی تسخیر

نطاۃ کے قلعوں کی فتح کے بعد وہاں کے یہود شق کے قلعوں میں پہنچ گئے۔ آنحضرت ﷺ بھی اپنی فوج کی قیادت کرتے ہوئے یہود کے تعاقب میں شقّ کے قلعوں کی جانب روانہ ہوئے۔ جب آپؐ قلعہ ابی پر حملہ آور ہوئے تو یہاں بھی دشمن نے شدید حملہ کیا۔ پہلے ایک یہودی جس کا نام غزال تھا سامنے آیا اور دعوتِ مبارزت دی۔ اِدھر سے حضرت حباب بن منذرؓ نے مقابلہ کے لئے اسے بلایا اور دونوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے۔ حباب بن منذرؓ نے ایک وار سے اس کا دایاں بازو درمیان سے کاٹ دیا۔ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور وہ قلعہ کی سمت بھاگا۔ حبابؓ نے اس کا پیچھا کیا اور اس کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد یہود میں سے ایک اور شخص مقابلہ کے لئے للکارتا ہوا نکلا۔ اس کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں میں سے آلِ جحش میں سے ایک شخص باہر آیا مگر وہ مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گیا۔ وہ یہودی پھر مبارزت کرنے لگا۔ اب حضرت ابودجانہؓ اپنے خود پر سبز کپڑا لپیٹے ہوئے تن کر سامنے آئے اور وار کر کے اس یہودی کی ٹانگیں کاٹ دیں اور اسے قتل کر دیا اور اس کا سامان، زرہ اور تلوار وغیرہ لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے یہ اشیاء انہی کو عنایت فرما دیں۔

اس کے بعد عام جنگ شروع ہو گئی جس کی قیادت ابودجانہؓ کر رہے تھے۔ مسلمانوں نے نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ بھرپور حملہ کیا اور قلعہ میں داخل ہو گئے اور یہ قلعہ فتح ہو گیا۔ یہاں سے سب یہودی بھاگ کر قلعہ بری میں پہنچ گئے۔ آنحضرت ﷺ بھی صحابہؓ کے ساتھ ان کی طرف بڑھنے لگے حتیٰ کہ انہیں جا لیا۔ یہود نے یہاں بھی شدید مزاحمت کی اور مسلمانوں پر بے تحاشہ پتھر اور تیر برسائے۔ ایک تیر آنحضرت ﷺ کی جانب بھی آیا مگر آپؐ کے کپڑوں میں لگ کر اٹک گیا۔ یہاں بھی یہود زیادہ دیر تک قدم نہ جما سکے اور شکست کھا کر

کتیبہ کے قلعوں کی طرف بھاگ گئے۔ (واقدی غزوۂ خیبر)

اُبَی کے قلعہ کی تسخیر کے ساتھ ہی نطاۃ اور شق کے قلعے اب مکمل طور پر مسلمانوں کے قبضہ میں تھے اور اب صرف کتیبہ کے قلعے یہود کے پاس باقی رہ گئے تھے۔

قلعہ قموص کی تسخیر

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے یہ قلعہ خیبر کے قلعوں میں سب سے زیادہ مضبوط، جنگی لحاظ سے محفوظ اور بھرپور طاقت کا حامل قلعہ تھا۔ خیبر بلکہ سارے عرب کا مشہور پہلوان مرحب اسی قلعہ کا رئیس تھا۔ یہ اپنی بہادری اور جنگی فن کے لحاظ سے ایک ہزار سواروں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ ابن ابی الحقیق کا خاندان بھی، جو مدینہ سے جلاوطن ہو کر خیبر آیا تھا یہیں آباد تھا اور کنانہ بن ربیع بن ابی الحُقیق بھی مختلف قلعوں میں لڑتا ہوا بھاگ کر اب یہیں پہنچ چکا تھا۔

یہاں کئی روز جنگ جاری رہی۔ صحابہؓ روزانہ صبح سے شام تک لڑتے مگر کامیابی نہ ہوتی۔ ایک روز جب مسلمانوں نے صف بندی کی تو ایک یہودی مبارز کے مقابل پر حضرت عامر بن الاکوعؓ نکلے۔ انہوں نے اس کی پنڈلی پر وار کیا لیکن ان کی تلوار چھوٹی تھی جو واپس ان کے اپنے گھٹنے کی چپنی پر لگی اور (غالباً فوراً زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے) اسی زخم کے باعث آپؓ جانبر نہ ہو سکے۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر)

یہ وہی عامرؓ تھے جن کو آنحضرت ﷺ نے یرحمک اللہ فرمایا تھا۔ یہ شہید ہوئے تو بعض لوگوں نے یہ خیال کیا کہ ان کی موت اپنی ہی تلوار کے زخم سے ہوئی ہے۔ گویا یہ ان کی خودکشی تھی جس سے ان کے اعمال ضائع ہو گئے۔ اس بات سے ان کے بھتیجے حضرت سلمہ بن الاکوعؓ کو بہت دُکھ ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں دُکھی دیکھا تو ان سے وجہ دریافت فرمائی۔ انہوں نے عرض کی میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، بعض لوگ کہتے ہیں کہ عامرؓ کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جس نے ایسا کہا ہے اس نے غلط کہا ہے۔ عامرؓ کے لئے تو دوگنا اجر ہے۔ وہ راہِ خدا میں جانفشانی کرنے والا مجاہد تھا۔ اس جیسے عربی بہت کم ہیں۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر)

خیبر میں سلمہ بن الاکوعؓ کی پنڈلی پر بھی گہرا زخم لگا تھا۔ جس کی وجہ سے لوگوں نے سمجھا کہ شاید ان کا آخری وقت آ پہنچا ہے لیکن یہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس زخم کے بارہ میں عرض کی۔ آپؐ نے اس پر تین بار دَم فرمایا۔ اس سے ان کی تکلیف بھی جاتی رہی اور زخم بھی جلد مندمل ہو گیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر)

وہ تو جہنمی ہے

اسی جنگ کی بات ہے کہ ایک شام رسول اللہ ﷺ کے سامنے صحابہؓ اپنے ایک ساتھی کا ذکر کرنے لگے جو کسی دشمن کو زندہ نہ چھوڑتا تھا۔ وہ ہر ایک کو جو اس کے سامنے آتا، موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم میں سے جتنا جوانمردی کا کام آج اس نے دکھایا ہے اتنا کسی اور سے نہیں ہو سکا۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو جہنمی ہے۔ لوگ سوچنے لگے کہ اگر وہ جہنمی ہے تو ہم میں سے پھر جنتی کون ہو سکتا ہے؟ ایک شخص نے سوچا کہ آنحضرت ﷺ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا چنانچہ اس نے ارادہ کیا کہ خواہ یہ کسی بھی رفتار سے چلے وہ صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے اس کے ساتھ رہے گا۔ چنانچہ اگلے روز جب میدانِ کارزار گرم ہوا تو وہ بھی اس کے ساتھ نکلا۔ جب وہ ٹھہرتا تو یہ بھی ٹھہر جاتا، وہ دوڑتا تو یہ بھی دوڑتا۔ اس آدمی نے خوب جوانمردی دکھائی حتّٰی کہ اسے کاری ضربیں لگیں۔ تو بعض کو آنحضرت ﷺ کا فرمان اس شخص کے جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت کے برخلاف نظر آنے لگا لیکن جب وہ زخموں کی تاب نہ لا کر بیقرار ہوا تو اس نے اپنی تلوار کا دستہ زمین پر ٹکا کر اس کی نوک اپنے سینہ کے درمیان رکھی اور اپنا بوجھ اس پر ڈال کر خودکشی کر لی۔ جس شخص نے یہ سارا منظر دیکھا تھا وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ وہ اس واقعہ سے پہلے آپؐ کے رسول اللہ ہونے میں متردد تھا بلکہ یہ صحابہؓ کا ایک طریق تھا کہ جب وہ آپؐ کے کسی فرمان کو غیر معمولی طور پر واقع ہوتا دیکھتے تو ان کا دل ایمان سے بھر جاتا اور اس کے اظہار کے لئے وہ ایسا کلمہ ادا کرتے۔ بہرحال اس کے اس اظہار پر آپؐ نے فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس نے عرض کی کہ جب آپؐ نے فرمایا تھا کہ فلاں شخص دوزخی ہے تو لوگوں پر یہ بات گراں تھی لیکن میں نے دل میں ارادہ کیا کہ میں اس کا پیچھا کروں گا اور دیکھوں گا کہ وہ کیا کرتا ہے۔ چنانچہ میں اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس کے بعد اس نے اس کی ساری کہانی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیان کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جیسا کہ بظاہر لگتا ہے کہ ایک شخص جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح کوئی لگتا ہے کہ بظاہر جہنمیوں جیسے کام کر رہا ہے مگر انجام کار وہ ہوتا جنتی ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر)

اس واقعہ کے آخر میں مذکور آنحضرت ﷺ کے قول کا ایک حصہ تو اس شخص کے عمل سے پورا ہوا اور دوسرے حصہ کا نمونہ اس حبشی غلام میں نظر آتا ہے جس کا واقعہ قبل ازیں گزر چکا ہے، اس کی ساری عمر تو کفر اور شرک میں گزری تھی مگر ایمان لاتے ہی شہادت کا رتبہ پا گیا۔ حالانکہ ابھی اس نے خدا تعالیٰ کے حضور نماز کا ایک سجدہ بھی نہ گزارا تھا۔ اس کو آنحضرت ﷺ نے جنت کی حوروں کے ساتھ دیکھا۔ پس آپؐ کے اس حقیقت افروز قول کا ایک ایک لفظ اپنی پوری سچائی کے ساتھ اسی غزوہ میں ہی ظاہر ہوا۔

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ آپؐ نے پھر فرمایا اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مؤمن شخص ہی داخل ہو گا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات یقیناً کسی فاجر کے ذریعہ بھی دین کی مدد فرماتا ہے۔

(بخاری کتاب المغازی غزوہ خیبر)

آنحضرت ﷺ کو ان دنوں دردِ شقیقہ کی بھی تکلیف ہوئی جس کی وجہ سے ایک دو روز آپؐ بنفسِ نفیس میدان میں تشریف نہ لائے۔ آپؐ روزانہ فوج کی کمان کسی جرنیل کے سپرد فرماتے۔

(الطبری حالات 7ھ غزوۂ خیبر)

یہ مہم اکابر صحابہؓ کے بھی سپرد ہوئی مگر قلعہ سر نہ ہوا۔ ہر ایک جرنیل نے تابڑتوڑ حملے کئے اور دشمن کی طاقت کو توڑنے میں بھرپور کردار ادا کیا لیکن جنگ کا عرصہ طول پکڑ چکا تھا اور اس صورتحال پر کئی دن گزر چکے تھے۔ ایک شام آنحضرت ﷺ نے اس فتح کو حتمی بنانے کا فیصلہ کیا اور ایک فیصلہ کن معرکہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

کہ میں کل یہ جھنڈا ایک ایسے شخص کے سپرد کروں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا کرے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

(بخاری کتاب المغازی غزوۂ خیبر)

اس قلعہ نے فتح تو بہرحال ہونا ہی تھا اور کسی نہ کسی نے اسے فتح بھی کرنا ہی تھا لیکن یہ غیر معمولی عظیم سعادت حضرت علیؓ کے لئے مقدر تھی۔ حضرت علیؓ کی خوبیاں اور اوصاف اپنی جگہ مسلّم ہیں لیکن اصل بات یہ تھی کہ آنحضرت ﷺ نے اُمت کو سبق یہ دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی محبت انسان کو بہت فضلوں اور سعادتوں کا وارث بنا دیتی ہے۔ فتح کی توفیق بھی خدا تعالیٰ ہی دیتا ہے اور انسان کی بسالت و شجاعت اور اس کی ذاتی خوبیاں بھی اسی وقت کام آتی ہیں جب خدا تعالیٰ کی تائید اور اس کی طرف سے توفیق میسّر ہو۔

صحابہؓ میں ایک سے ایک بڑھ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا تھا اور ان سے ایسا ہی سلوک اور تعلق خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا بھی نظر آتا تھا۔ اس لئے راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رات بڑی بے چینی سے گزاری کہ یہ عظیم اعزاز کس کو نصیب ہوتا ہے۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر) یہ ایک ایسا اعجازی اعزاز تھا جس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی بلند نظری اور اعلیٰ ظرفی کی بنا پر کبھی قیادت و سیادت کی خواہش نہیں رکھی تھی لیکن آپؓ کا اپنا اعتراف ہے کہ اس شب آپؓ بھی بیقراری کے ساتھ اس کے متمنی رہے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ)

خیبر کی فتح کے ساتھ جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت اور انکی اس سے محبت کا سرٹیفکیٹ تھا ایک غیر معمولی اور عظیم اعزاز تھا۔ اس کی قدر و منزلت اپنی جگہ صحابہؓ کی آرزوؤں کو انگیخت کر رہی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا بیان ہے کہ وہ کئی پہلوؤں سے آنحضرت ﷺ کے سامنے ہونے لگے کہ کاش آپؐ انہیں چن لیں۔

خیبر کے نطاۃ اور شق کے قلعوں کی فتوحات میں سب صحابہؓ ہی شامل تھے اور انہوں نے غیر معمولی بہادری اور جانفشانی کا ثبوت دیا لیکن سب سے بڑے معرکہ کو سر کرنے کا سہرا خدا تعالیٰ نے خاص طور پر حضرت علیؓ کے لئے رکھا ہوا تھا۔ حضرت علیؓ نے، جو آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے مدینہ میں پیچھے رہ گئے تھے، دل میں سوچا کہ میں نبی ﷺ کا ساتھ دینے سے پیچھے کیونکر رہوں؟ چنانچہ وہ بعد میں اسی حالت میں خیبر آ پہنچے۔ (بخاری کتاب المغازی غزوہ خیبر)

حضرت علیؓ کو علم دیا گیا

صبح ہوئی تو سب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ ہر ایک کی خواہش تھی کہ کاش یہ اسی کا نصیب ہو۔ آپؐ نے فرمایا۔ علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ اس ارشاد کی تعمیل میں ان کو بلوا لیا گیا اور ان کی آنکھوں کی تکلیف کے بارہ میں بھی عرض کر دی گئی۔ حضرت علیؓ حاضرِ خدمت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا اور ان کے لئے دعا کی تو دیکھتے ہی دیکھتے ان کو ایسی اعجازی شفا عطا ہوئی کہ جیسے پہلے ایسی تکلیف کا وجود تھا ہی نہیں اور آئندہ بھی وہ ہمیشہ اس سے محفوظ رہے۔ آپؐ نے انہیں جھنڈا عنایت فرمایا۔ حضرت علیؓ نے پرعزم ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک برسرِ پیکار رہوں گا جب تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) نہیں ہو جاتے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے ارادہ کے برعکس یہ فرمایا

کہ اپنے لشکر کے ساتھ ان کے میدان میں پہنچو

اور انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں مطلع کرو کہ اس میں ان پر اللہ تعالیٰ کے کیا کیا حقوق واجب ہوتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت دیدے تو تیرے لئے اجر کے لحاظ سے یہ سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

(بخاری کتاب المغازی غزوہ خیبر)

ماضی کے واقعات کے تناظر میں یہودی سرداروں کی طرف سے تو کسی بھلائی کی توقع نہیں رکھی جا سکتی تھی لیکن آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بھی آپؐ کی یہ آرزو تھی کہ کاش خیبر کے عوام اسلام کی دعوت کو قبول کر کے امن و سلامتی میں آ جائیں اور خدا کے رسولؐ پر ایمان لا کر خدا کے فرمانبردار بندے بن جائیں۔ آپؐ نے اسی امید پر حضرت علیؓ کو یہ تاکید فرمائی کہ پہلے ان کو اسلام کی طرف بلاؤ۔ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ جاتے ہی ان کو تہ تیغ کرنا اور غنائم اکٹھے کرنا۔ یہود کے ماضی کے آئینہ میں یہ نظر آتا تھا کہ وہ نہ اسلام قبول کرنے پر راضی ہو سکتے تھے نہ امن و صلح کی کوئی تجویز انہیں گوارا تھی۔ اس تناظر میں وہاں کے ایک فرد کا قبولِ اسلام بھی بہت بڑی غنیمت تھی۔

تین خلفاء احمدیت کے ساتھ شفقتوں اور محبتوں کا تعلق

سلیم شاہجہانپوری صاحب

جماعت احمدیہ عالمگیر کے چوتھے خلیفہ کی شفقت اور محبت کے نقوش تمام احباب جماعت کے دلوں پر نقش ہو کر رہ گئے ہیں لیکن ہر فرد جماعت مولا کریم کی رضا پر راضی ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ خلافت کا نظام اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق قائم ہوا ہے اور تا قیامت جاریؔ وساری رہے گا۔ اور اس کا نظارہ ایک مرتبہ پھر نئے خلیفہ کے انتخاب کے ذریعہ ساری جماعت کے سامنے آیا اور یہ قافلہ پھر اپنے نئے خلیفہ کی قیادت میں اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو گیا۔ اس صدی میں کروڑ در کروڑ سعید الفطرت روحیں اس روحانی قافلہ میں شامل ہوئیں اور ہمیں یقین ہے کہ اس صدی کے اختتام سے بہت پہلے یہ تعداد اربوں ارب میں تبدیل ہو کر احمدیت کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دے گی۔

اس موقعہ پر میں ان عنایات و برکات کا ذکر اختصار کے ساتھ ضبط تحریر میں لانا چاہتا ہوں جو تین خلفاء احمدیت کے زیر سایہ اس ناچیز کو حاصل ہوئیں۔

میں پیدائشی احمدی ہوں اور میں نے اس نعمت عظمیٰ کو وراثت میں پایا لیکن منشاء ایزدی نے مجھے صرف نام کا احمدی بننے تک محدود نہیں رکھا بلکہ ایسے ذرائع پیدا فرما دیئے کہ میں احمدیت کی حقیقت سے واقفیت حاصل کر کے ایک داعی الی اللہ کا روپ دھارلوں اور اس پر میں رحیم وکریم آقا کا جس قدر بھی شکر ادا کروں وہ کم ہے میرے والد ماجد کے انتقال کے بعد میری والدہ اور ہم دونوں بھائی بالکل بے سہارا رہ گئے تھے اس وقت میرے عظیم المرتبت استاد حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری (جن کی دعوت کے نتیجہ میں میرے والد صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تھی) نے اپنی کفالت میں لے لیا۔

حضرت حافظ صاحب نے تو اپنی ساری عمر دعوت الی اللہ کے لئے وقف کر دی تھی اور دن رات اسی دھن میں مگن رہتے تھے جس کے زیر اثر راقم الحروف کو بھی اسی ڈگر پر چلنے کی توفیق ملی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دور خلافت میں نے نہیں دیکھا کیونکہ ان کی وفات کے وقت میری عمر چھ سات سال کی تھی۔ لیکن حضرت خلیفہ اول کی وفات پر حضرت حافظ صاحب اور ساری جماعت شاہجہانپور کو جو صدمہ پہنچا تھا اور غم کی جو لہر سارے افراد جماعت کے دلوں میں پیدا ہوئی تھی اس کا تاثر میرے دل پر آج تک قائم ہے۔ لیکن میں اس وقت یہ جاننے کے قابل نہ تھا کہ یہ صدمہ جماعت کو کس سلسلے میں پہنچا تھا لیکن جب سن شعور کو پہنچا تو حقیقت مجھ پر آشکارا ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کا پورا عہد بچشم خود ملاحظہ کرنے کی سعادت نصیب کی اور اس دور کی برکات سے بھی متمتع فرمایا اور حضرت مصلح موعود کی تحریکات میں بھی بھرپور حصہ لینے کی توفیق ملتی رہی۔ حضور کی تحریک پر ہی مجھے سیرۃ النبیؐ کے جلسے کرنے کی توفیق ملی اور حضور کی دعاؤں سے مشکلات بھی حل ہوتی رہیں۔ حضور کی مقبول دعاؤں میں سے میں ایک کی قبولیت یہاں مختصراً درج کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضرت حافظ مختار احمد صاحب ایک مرتبہ سخت بیمار پڑے۔ انہیں ڈبل نمونیہ ہو گیا تھا اور ان کی زندگی معرض خطر میں تھی۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر ان کے مخلص دوست حاجی عبدالقدیر صاحب نے تار دے کر ان کے بھائیوں کو بلوالیا۔ یہ دونوں بھائی سید احمد میاں اور سید نور احمد میاں ترک وطن کر کے حیدر آباد دکن چلے گئے تھے۔ سید احمد میاں نے تو جفت فروشی کا کاروبار شروع کر دیا تھا اور نور احمد میاں نے ٹرانسپورٹ کی صنعت کو ذریعہ معاش بنایا اور دونوں خوشحال ہو گئے میں شب وروز حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں مشغول تھا اس لئے فارسی کے اعلیٰ امتحان 'منشی کامل' کی تیاری کے لئے وقت نہ نکال سکا اس لئے میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ امتحان اگلے سال دوں گا۔

اس زمانہ میں علم کے حصول کا بہت چرچا تھا۔ شاہجہانپور میں بھی علاوہ ہائی اسکولوں کے علوم مشرقیہ کے بھی کئی مدرسے درس وتدریس کا فریضہ ادا کر رہے تھے۔ مدرسہ ''عین العلم'' مدرسہ ''فیض العلوم'' ''مدرسہ سعیدیہ وغیرہ مشہور درسگاہیں تھیں۔ میں نے بھی فارسی کے امتحانات مدرسہ عین العلم کی وساطت سے پاس کئے۔ میرے ایک دوست نے دریافت کیا کہ کیا آپ نے امتحان کی فیس بھیج دی۔ میں نے ان کو اپنے حالات سے آگاہ کیا تو انہیں بڑا افسوس ہوا اور انہوں نے اس بات کا تذکرہ اپنے بڑے بھائی منظور احمد صاحب سے کیا، جو علوم مشرقیہ کے متعدد امتحانات پاس کر چکے تھے اور ایک عالم فاضل شخصیت کے حامل تھے۔ انہوں نے دوران ملاقات مجھ سے کہا کہ آپ یہ کیا غضب کر رہے ہیں۔ اس طرح تو آپ کا ایک قیمتی سال ضائع ہو جائے گا میں نے صورت حال سے ان کو آگاہ کیا اور بتایا کہ منطق اور فلسفہ کے مضامین مشکل بھی ہیں اور میں نے ان کے متعلق تیاری بھی نہیں کر پائی۔ وہ بولے کہ یہ تو کوئی مشکل امر نہیں۔ ابھی وقت باقی ہے میں ان دو مضامین کی تیاری میں بھرپور مدد کروں گا آپ فیس ضرور داخل کر دیں۔ میں نے بادل نخواستہ ان کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے فیس جمع کرادی۔ خدا نے اپنا فضل فرمایا اور حضرت حافظ صاحب روبصحت ہو گئے۔ اس زمانہ میں علوم مشرقیہ (عربی، فارسی اور اردو) کے امتحانات کا مرکز امیر الدولہ ہائی اسکول لکھنؤ ہوا کرتا تھا۔ میں نے بھی لکھنؤ پہنچ کر مقررہ تاریخوں میں پرچے حل کرنا شروع کئے لیکن منطق اور فلسفہ کے مضامین کی تیاری غیر تسلی بخش ہونے کی وجہ سے مجھے امتحان میں کامیابی کی کوئی امید نہ تھی۔ اسی حالت یاس وناامیدی میں میں نے حضرت مصلح موعود کو عریضہ ارسال کیا اور دعا کی درخواست کی۔ حضور کے جواب نے میری کھیتی ہری کر دی۔ حضور کا جواب آیا۔ آپ انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔ میں نے دعا کی ہے۔ (مفہوم یہ تھا۔ الفاظ میرے ہیں) اور اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرما کر مجھے ناکامی کے داغ سے بچالیا۔

1932ء اور 1933ء کے دوران بھبھوا ہائی سکول (شاہ آباد، بہار) میں بطور سیکنڈ مولوی خدمات انجام دے رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ ایک داعی الی اللہ کے فرائض بھی رضاکارانہ طور سے انجام دے رہا تھا۔ اپنی رپورٹیں باقاعدہ حضور کی خدمت میں ارسال کرتا رہتا تھا۔ اور نئے پھلوں کی تفصیل بھی حضور کے گوش گزار کرتا رہتا تھا اور حضور کے شفقت بھرے مکاتیب گرامی بھی موصول ہوتے رہتے تھے۔ غالباً 1934ء میں وہاں سے فارغ ہو کر شاہجہانپور آیا اور جلسہ سالانہ پر قادیان حاضر ہوا۔ ملاقات کے دن احباب قصر خلافت کے صحن میں جمع تھے جن میں حضرت حافظ صاحب کے علاوہ برادر مرحوم سید احتیاج علی بھی شامل تھے وہ احراریوں کی شورش کا زمانہ تھا اور احتیاط سے کام لیا جارہا تھا۔ برادر احتیاج علی نے مجھ سے ازراہ مذاق کہا کہ آج معتبر اور غیر معتبر کا امتحان ہے۔ میں نے جواب دیا کہ دیدہ باید۔ پھر جب ملاقات کے کمرے میں داخل ہوئے تو حضرت حافظ صاحب نے حضور سے میرا تعارف کرانا چاہا۔ حضور نے میری طرف رخ کر کے جو ارشاد فرمایا وہ آج تک نقش کالحجر ہے اور تا دم زیست بھلایا نہ جائے گا۔ حضور نے فرمایا آپ وہی ہیں جو بھبھوا ہائی اسکول میں سیکنڈ مولوی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی رپورٹیں تو باقاعدہ ملتی رہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ جی حضور یہی وہ حضور کا غلام سید محمد میاں ہے جس کی ادنیٰ خدمات کو حضور نے فراموش نہیں فرمایا۔ جب بعد ملاقات ہم لوگ باہر آگئے تو میں نے سید احتیاج علی سے فخریہ کہا کہ آپ نے دیکھا کہ معتبر کون ہے۔

شاید 1937ء کی بات ہے کہ میں جلسہ سالانہ پہ قادیان حاضر ہوا اور ملاقات کے روز میں نے حضور سے عرض کی کہ مراد آباد، دیوبندیوں کا بھی گڑھ ہے اور اہلسنت جماعت کا بھی۔ مراد آباد میں جماعت کے چند افراد ہیں۔ یہ خادم تن تنہا دعوت الی اللہ کے فرائض انجام دے رہا ہے اگر کوئی مددگار مل جاتا تو بہتر نتائج برآمد ہونے کی امید ہو جاتی۔ اتفاقاً اس وقت حضرت مولانا عبدالمالک خاں صاحب مرحوم ومغفور وہاں موجود تھے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ آپ کے علاقہ کے مربی بھی موجود ہیں۔ آپ انہیں لے جائیں اور دونوں مل کر کام کریں۔ اس طرح مولانا صاحب مرحوم تین ماہ تک مراد آباد میں خاکسار کے ساتھ قیام پذیر رہے اور فریضہ دعوت الی اللہ ادا کرتے رہے میں اتوار کے روز لازماً اور دیگر اوقات میں اکثر مولانا کی معیت میں اس فریضہ کو ادا کرنے کی توفیق پاتا رہا۔ اگر تفصیل میں جاؤں تو اس کے لئے ایک دفتر درکار ہوگا لہٰذا اختصار کے طور پر چند واقعات تحریر کرنے پر اکتفا کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات کے موقع پر حضور کا آخری دیدار کرنے، میت کو کندھا دینے اور نماز جنازہ میں شرکت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے انتخاب کے بعد دستی بیعت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

خلافت ثالثہ کا دور

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے بھی لمبے عرصہ تک ملاقات کا شرف حاصل ہوتا رہا خصوصاً جلسہ ہائے سالانہ، مجلس مشاورت اور مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر ملاقات کی سعادت نصیب ہوتی رہی۔ ایک مرتبہ جب حضور اسلام آباد میں قیام فرما تھے تو وہاں بھی حاضری دی اور اپنی منجھلی بیٹی نجمہ سلطانہ کا نکاح پڑھانے کی درخواست کی حضور کی طبیعت ان دنوں کچھ ناساز تھی حضور نے کچھ دن ٹھہرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ میں ان دنوں ایک عزیز کے یہاں پنڈی میں قیام پذیر تھا۔ ایک روز حضور نے ایک مربی سلسلہ کو نکاح پڑھانے کی ہدایت کی اور یہ مرحلہ بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔

ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے بعد ملاقات کا شرف حاصل کر کے خاکسار اور برادرم مکرم عبدالقادر ڈاہری صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج، نواب شاہ حضور سے شرف مصافحہ حاصل کر کے باہر آئے تو ڈاہری صاحب نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ''شاہ صاحب! (یہ خاکسار) اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کو اتنا حسین شاید اس لئے بھی بنایا ہے کہ لوگ حضور کے مسکراتے ہوئے حسین چہرے پر نظر پڑتے ہی یقین کر لیں کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہوسکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی شفقتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے تو خادمانہ ملاقات کا سلسلہ اس وقت سے قائم ہوا جب کہ ابھی حضور منصب خلافت پر فائز بھی نہیں ہوئے تھے اور مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہ کر فرائض انجام دے رہے تھے اور پنجاب اور سندھ کے مختلف اضلاع کا دورہ فرما کر وقف جدید کے کاموں کی رفتار کا جائزہ لے رہے تھے۔ اس زمانہ میں خاکسار جماعت احمدیہ نواب شاہ کا صدر تھا اور سندھ کے اکثر اضلاع کے صدر صاحبان ازراہ اخوت ہر اہم موقعہ پر خاکسار کو بھی مدعو کر لیا کرتے تھے۔ اسی دوران حضور سے اکثر مواقع پر ملاقات کا شرف حاصل ہو جاتا تھا حضور ہر جگہ مجلس سوال و جواب میں تسلی بخش جوابات سے حاضرین کی تسلی فرما دیتے تھے جس کے اثمار جماعتوں کو عرصہ تک حاصل ہوتے رہتے تھے۔ ایسے ہی ایک موقعہ کا فوٹو بھی خاکسار کے البم کی زینت بنا ہوا ہے۔

حضور کی شفقتوں کا تحریری اظہار اس وقت سے شروع ہوا جب خاکسار کی تعزیتی نظم مولانا عبدالمالک خاں صاحب کی المناک وفات پر روزنامہ ''الفضل'' ربوہ میں شائع ہوئی۔ حضور نے خاکسار کی بہت سی نظموں پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تحسین فرمائی۔

نیز کلام طاہر کی تدوین میں بھی حصہ لیا جس پر حضور انور نے کئی دفعہ تحسین سے نوازا۔

اس ناچیز نے حضور کی زندگی میں ان مکتوبات گرامی کا بڑا حصہ حضور کی اجازت سے اپنی منظومات کی کتاب ''نوائے درد'' میں شائع کر دیا تھا۔ تا کہ احباب پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح آشکار ہو جائے کہ امام وقت اپنے ناچیز خدام کی ادنیٰ خدمات کو بھی اپنی خوشنودی اور پسندیدگی سے نواز دیتا ہے حضور کی دعاؤں کی برکات سے یہ ناچیز خادم 92 سال کی عمر میں بھی فعال زندگی بسر کر رہا ہے اور مزید خدمات کی توفیق پا رہا ہے۔

حضور کی عنایات بیکراں کا شکریہ ادا کرنا اس ناچیز کے بس کی بات نہیں اللہ تعالیٰ حضور کی خدمات کو بہ پایہ قبول شرف عطا فرما کر انہیں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے اور ساری جماعت کو اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی طاقت اور پیارے نئے خلیفہ کی قیادت میں دن دونی اور رات چوگنی فتوحات عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

نظروں سے رنج و غم کو مستور کر دیا ہے
دل کو مسرتوں سے معمور کر دیا ہے
طاہر کے غم نے سب کو رنجور کر دیا تھا
مسرور نے دلوں کو مسرور کر دیا ہے

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35106 میں مقبول احمد ظفر ولد فیض احمد ظفر قوم گھمن پیشہ فارغ عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد (حال کینیڈا) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مقبول احمد ظفر ولد فیض احمد ظفر اسلام آباد (حال کینیڈا) گواہ شد نمبر 1 حامد جلال وصیت نمبر 31636 گواہ شد نمبر 2 کبیر احمد چغتائی ولد لئیق احمد چغتائی راولپنڈی

مسل نمبر 35107 میں امینہ نصیر زوجہ نصیر احمد قریشی قوم قریشی ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/3000 روپے۔ 2۔ سلائی مشین مالیتی -/1500 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امینہ نصیر زوجہ نصیر احمد قریشی اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 راجہ برہان احمد وصیت نمبر 29408 گواہ شد نمبر 2 شیخ نسیم الرحمٰن وصیت نمبر 22478

مسل نمبر 35108 میں وقاص اصغر ولد محمد اصغر قوم جٹ سندھو پیشہ پرائیویٹ سروس عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وقاص اصغر ولد محمد اصغر گولیکی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 محمد یوسف بٹ وصیت نمبر 25639 گواہ شد نمبر 2 ماسٹر محمد اصغر وصیت نمبر 23350

مسل نمبر 35110 میں عبدالرحمٰن ولد محمد حسین قوم پٹھان پیشہ پنشنر عمر 79 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 5 مرلے واقع ٹاؤن شپ لاہور مالیتی -/400000 روپے۔ 2۔ نقد رقم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1580 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالرحمٰن ولد محمد حسین ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا عبدالرشید خان وصیت نمبر 24719 گواہ شد نمبر 2 صوفی محمد اکرم وصیت نمبر 31986

مسل نمبر 35113 میں محمد عبد الصبور ولد محمد عبدالقادر قوم راجپوت بھٹی پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سورج میانی روڈ ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عبد الصبور ولد محمد عبدالقادر ملتان گواہ شد نمبر 1 محمد عبدالقادر والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد عبدالودود برادر موصی

مسل نمبر 35114 میں محمد عبدالقدوس ولد محمد عبدالقادر قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاروبار عمر ساڑھے تینتیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سورج میانی روڈ ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عبدالقدوس ولد محمد عبدالقادر ملتان گواہ شد نمبر 1 محمد عبدالقادر والد موصی گواہ شد نمبر 2 محمد عبدالودود برادر موصی

مسل نمبر 35115 میں چراغ بی بی زوجہ چوہدری لطیف احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے 5 ماشے مالیتی -/27500 روپے۔ 2۔ بینک بیلنس -/50000 روپے۔ 3۔ حق مہر -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ

داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ چراغ بی بی زوجہ چوہدری لطیف احمد نیو ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 1 چوہدری لطیف احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد شاہد ولد بشیر احمد مارٹن روڈ کراچی

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

☆ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول لکھتے ہیں کہ مکرم سید شکیل احمد منیر صاحب مقیم نیوزی لینڈ کی بیگم مکرمہ نعیمہ شکیل صاحبہ کے گھٹنے کا آپریشن تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے موصوفہ رشتے میں میری بھانجی ہیں اور اپنے شوہر کے ساتھ خدمت دین میں مصروف رہتی ہیں۔

اعلان داخلہ

☆ فیڈرل کالج آف ایجوکیشن H-9 اسلام آباد نے BS.Ed اور ڈپلومہ ان ایجوکیشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 5 ستمبر تک وصول کی جائے گی۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 10 / اگست۔

☆ Hailey کالج آف بینکنگ اینڈ فنانس یونیورسٹی آف پنجاب لاہور نے BS (آنرز) بینکنگ اینڈ فنانس، MS بینکنگ اینڈ فنانس، ایگزیکیوٹو MS بینکنگ اینڈ فنانس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواستیں 25 / اگست تک وصول کی جائیں گی۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 10 / اگست۔

☆ پنجاب یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف ایڈمنسٹریٹو سائنس لاہور نے BA (آنرز) مینجمنٹ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 20 اگست تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 10 / اگست۔

☆ کنیرڈ کالج فارویمن لاہور نے 3 B.Sc/BA سالہ ڈگری کورس اور 4 B.Sc./BA سالہ آنرز کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 20 اگست تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 10 / اگست۔

☆ کوئین میری کالج لاہور نے B.Sc (آنرز) کمپیوٹر سائنس داخلہ کیا ہے داخلہ فارم 17 اگست تک جمع کروائی جا سکتی ہے۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 10 اگست۔

☆ یونیورسٹی آف سرگودھا نے BCS اور B.Sc (آنرز) ان بزنس سٹڈیز اینڈ اکاؤنٹنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 25 اگست تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 12 اگست۔

(نظارت تعلیم)

تعلیمی کلاس لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

☆ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر انتظام مورخہ یکم تا 13 اگست 2003ء تک بیت النصرت دارالرحمت وسطی میں تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ (قبل ازیں 15 تا 30 جون 2003ء ربوہ کے 7 مقامات پر تعلیم القرآن کلاسز کا اہتمام کیا گیا تھا۔) کلاس کا افتتاح مورخہ یکم اگست 2003ء کو ہوا جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ کلاس کا دورانیہ روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ رہا جس کے کورس میں تجوید القرآن، عربی زبان سے شناسائی، آخری پارہ کی چند سورتوں کا ترجمہ اور فہم القرآن کے بارہ میں علماء کے لیکچرز شامل تھے۔ کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ 13 اگست بروز بدھ صبح 8 بجے بیت النصرت میں ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان تھے۔ مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب انچارج تدریس نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کلاس کے لئے تمام حلقہ جات کے انصار، لجنات اور خدام کی محدود تعداد کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔ اللہ کے فضل سے کلاس میں کل 425 لجنات، 227 خدام اور 177 انصار کی رجسٹریشن ہوئی روزانہ اوسط حاضری 630 رہی۔ 12 / اگست کو تحریری امتحان لیا گیا۔ جس میں 345 طالبات اور 250 طلبہ نے شرکت کی۔ مکرمہ رفیقہ حنا صاحبہ ناصر آباد شرقی نے پہلی، مکرمہ ماریہ شریف صاحبہ دارالفضل غربی نے دوسری جبکہ مکرمہ قانتہ فضیلت صاحبہ بیوت الحمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ بہترین اوسط حاضری کا انعام محلہ دارالصدر غربی قمر نے حاصل کیا۔ خواتین کی طرف محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان اور مردوں کی طرف محترم مرزا غلام احمد صاحب نے انعامات تقسیم کیے اور پھر مہمان خصوصی کئے اور پھر مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب کیا۔ دعا سے قبل مکرم میجر (ر) شاہد سعدی صاحب صدر عمومی ربوہ نے کامیاب کلاس کے انعقاد پر انتظامیہ، اساتذہ، علماء اور اہل محلہ کے تعاون پر شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد مہمانان کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

تعارف کتب

شہدآء الحق

افغانستان کے شہداء کی ایمان افروز داستان

نام کتاب: شہداء الحق
مصنف: حضرت قاضی محمد یوسف صاحب آف مردان
ناشر جدید ایڈیشن: انصار اللہ پاکستان
تعداد صفحات: 171

افغانستان کی سرزمین پر بہت سے احمدیوں کا ناحق خون بہایا گیا اور یہ داستان خونچکاں 1901ء میں شروع ہوئی جب پہلے شہید احمدیت حضرت مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب شاگرد رشید حضرت شہزادہ سید عبداللطیف شہید کابل نے اپنی جان کا نذرانہ محض احمدی ہونے کی وجہ سے پیش کیا اور یہ سلسلہ آگے بڑھا اور 14 / جولائی 1903ء کو حضرت صاحبزادہ صاحب کی عظیم شہادت کا واقعہ پیش آیا جس سے حضرت مسیح موعود کا الہام شاتان تذبحان دو بکریاں ذبح کی جائیں گی پورا ہوا۔ راہ مولیٰ میں جانوں کے نذرانے پیش کئے جانے کا سفر جاری رہا۔

راہ مولیٰ کے جان نثار احمدیوں کی ایمان افروز داستان پر مبنی کتاب ''شہداء الحق'' کے مصنف حضرت قاضی محمد یوسف صاحب آف مردان سابق صوبائی امیر سرحد ہیں۔ شہید افغانستان کے حالات و واقعات جاننے کے لئے یہ کتاب ایک ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ مصنف کا زہد و تقویٰ، گہرا مطالعہ اور ذاتی مشاہدات اور علاقائی تعلق واقعات کی ثقاہت پر دلیل ہے۔ یہ کتاب نایاب ہو چکی تھی۔ شہادت شہزادہ صاحب پر سو سال پورا ہونے کے موقع پر انصار اللہ پاکستان نے اس کو شائع کیا ہے۔

یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب کئی فصلوں پر تقسیم شدہ ہے اور ہر فصل میں جدا جدا حالات درج ہیں۔ کتاب میں شہدائے احمدیت افغانستان کے حالات و واقعات کے ساتھ ابتدا میں جماعتی عقائد جن کی پاداش میں ناحق خون بہایا گیا ان کو بھی درج کیا گیا ہے۔

شہداء الحق کا باب اول امیر عبدالرحمان بادشاہ افغانستان کے دور سے تعلق رکھتا ہے۔ اس باب میں مسئلہ جہاد کے متعلق تعلیم احمدیت اور پہلے شہید احمدیت حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب کی شہادت کا تذکرہ اور امیر عبدالرحمان کے انجام کا حال درج کیا گیا ہے۔

باب دوم میں امیر حبیب اللہ خان بادشاہ افغانستان کا زمانہ اور شہید کابل حضرت سید عبداللطیف صاحب کے حالات و واقعات اور شہادت کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اس شہادت کے نتیجہ میں افغانستان پر جو حالات گزرے اور جو خمیازہ بھگتا ان کو بھی درج کیا گیا ہے۔

باب سوم زمانہ حکومت امیر امان اللہ خان کے بارہ میں ہے اس زمانے میں حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو شہید کیا گیا۔ اور مولانا عبدالحلیم اور قاری نور علی صاحب نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ خداتعالیٰ نے حکمرانوں کے جو مؤاخذے کئے ان کے بارہ میں اس باب میں مواد شامل اشاعت ہے۔

باب چہارم میں سردار حبیب اللہ خان عرف بچہ سقہ کے زمانے اس کی ہلاکت اور پھر نادر شاہ اور اس کے بیٹے ظاہر شاہ کے زمانہ کا بیان ہے۔ ریاست کابل میں 85 ہزار ہلاکتوں کی تفصیل بھی اس باب میں دی گئی ہے۔ افغانستان کے چند دوسرے شہداء جن میں ولی داد خان صاحب، محمد داؤد خان صاحب، حاجی فضل محمد خان صاحب اور محمد احمد صاحب شامل ہیں ان کے مختصر حالات بھی اس باب میں شامل ہیں۔ مصنف نے ان شہدا کے بارہ میں اپنے منظوم کلام کو بھی کتاب کا حصہ بنایا ہے۔ شہدائے افغانستان کے ایمان افروز واقعات جاننے کے لئے یہ کتاب ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوگی۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ سیدہ خاتون صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبدالحمید صاحب جنجوعہ)

محترمہ سیدہ خاتون صاحبہ سکنہ 34/7 دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم عبدالحمید صاحب جنجوعہ ولد مکرم علی محمد صاحب جنجوعہ بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ مذکورہ پلاٹ نمبر 34/7 دارالرحمت رقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ پلاٹ ان کے جملہ ورثاء کے نام بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ سیدہ خاتون صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم وحید احمد جنجوعہ صاحب (بیٹا)
(3) مکرم نعیم احمد رشید جنجوعہ صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ طیبہ حبیب صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ فریدہ بشیر صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ طاہرہ منور صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ زکیہ مسعود صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	16۔اگست	زوال آفتاب	12-13
ہفتہ	16۔اگست	غروب آفتاب	6-54
اتوار	17۔اگست	طلوع فجر	4-03
اتوار	17۔اگست	طلوع آفتاب	5-32

کراچی میں تیل بردار جہاز ڈوبنے سے آلودگی میں اضافہ

کراچی میں یونانی آئل ٹینکر کے ڈوبنے سے پھیلنے والی آلودگی کی صفائی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ غیر ملکی ماہرین کی ٹیم نے بھی پاکستان پہنچ تیل کی منتقلی کا کام شروع کر دیا ہے تاہم بہہ جانے والے تیل کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سمندری حیات کو زبردست خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کراچی کے ساحلی علاقوں کے نواح میں آنکھوں اور سانس کی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ یہ نقصان خدشات سے کہیں زیادہ ہے۔ اگر بہنے والے تیل کو روکا نہ گیا تو بہت زیادہ نقصان کا احتمال ہے اب تک 12000 میٹرک ٹن تیل بہہ چکا ہے۔ 20 ہزار محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور اب بھی 45 ہزار میٹرک ٹن سے زائد تیل جہاز میں موجود ہے۔ جس کو منتقل کرنے کیلئے کافی دن درکار ہیں۔ متعلقہ حکام نے بتایا ہے کہ تیل منتقل کئے جانے کے بعد دوبارہ اس جہاز کو سطح پر لانے کی کوشش کی جائے گی۔

امریکہ اور کینیڈا میں بجلی کا بدترین بریک ڈاؤن

امریکہ اور کینیڈا میں بجلی کی رو کی بندش سے 5 کروڑ سے زائد افراد متاثر ہوئے ہیں اور کئی ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ اور معیشت کو بھی بہت زیادہ نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ نیویارک کا سب وے سسٹم بیٹھ گیا ہے جس کی وجہ سے بجلی کا بدترین بریک ڈاؤن ہو گیا ہے۔ امریکہ میں بجلی بند ہو جانے کی وجہ سے لوگ سڑکوں پر نکل آئے۔ امن و امان برقرار رکھنے کیلئے پولیس نے گشت شروع کر دیئے ہیں۔

پاکستان کا 56واں جشن آزادی

پاکستان کا 56واں یوم آزادی پاکستان کے چاروں صوبوں میں جوش اور جذبے اور سادگی سے منایا گیا۔ اسلام آباد میں صبح سویرے توپوں کی سلامی دی گئی۔ اور پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ وزیر اعظم پاکستان میر ظفر اللہ جمالی نے پرچم لہرایا۔ چاروں صوبوں میں بھی تقریبات منعقد ہوئیں اور وزراء اعلیٰ نے پرچم لہرائے۔ جشن آزادی کے موقع پر صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا کہ جشن آزادی کے موقع پر ہمیں کشمیریوں کی قربانی کو نہیں بھولنا چاہئے۔ وزیر اعظم نے بھی یکجہتی کے اظہار کیلئے پاکستانی عوام کو بیدار کیا۔ یہ سال مادر ملت فاطمہ جناح کے سال کے طور پر منایا جا رہا ہے اس لئے جشن آزادی کے موقع پر مادر ملت ٹرین بھی چلائی گئی۔ وزیر اعظم نے ٹرین کا افتتاح کیا۔

پاک فوج پر امریکی حملہ نامنظور ہے صدر

جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستانی افواج پر حملہ ناقابل قبول ہے حملہ کرنے والوں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔ مستقبل میں ایسے واقعات کو روکنے اور دوبارہ وقوع پذیر نہ ہونے کے لئے اقدامات کئے جانے چاہئیں۔

تیز رفتاری کی بجائے پالیسی میں تسلسل کی ضرورت ہے

وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ ہمیں جموں وکشمیر کے مسئلے کا حل ڈھونڈنا ہوگا۔ جنوبی ایشیا میں امن کی بنیاد یہی ہے۔ وہ پاکستان کی 56ویں سالگرہ پر پرچم کشائی کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا موجودہ حکومت پالیسیوں کے تسلسل کے ایجنڈے پر عمل کر رہی ہے۔ ہماری حکومت کا نصب العین بھی وہی ہے جو تحریک پاکستان کا تھا۔

مادر ملت ٹرین کا افتتاح

وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی نے 56ویں یوم آزادی کے موقع پر "مادر ملت ٹرین" کا افتتاح کیا۔ اس سلسلہ میں خصوصی تقریب راولپنڈی ریلوے سٹیشن پر منعقد ہوئی۔ مادر ملت فاطمہ جناح کی یاد میں تیار کی گئی نو بوگیوں پر مشتمل ٹرین کو ثقافتی نقطہ نظر سے تیار کیا گیا ہے۔ پوری ٹرین فاطمہ جناح اور قائداعظم کی تصاویر اور ان کے حالات زندگی سے پر ہے۔ بوگیوں کے اندر نایاب تصاویر کی نمائش لگائی گئی ہے۔ یہ ٹرین پاکستان کے چاروں صوبوں کا سفر کرے گی۔ اس ٹرین میں بوگیوں کے علاوہ چار فلوٹس بھی بنائے گئے ہیں۔ ہر بڑے سٹیشن پر ان فلوٹس میں موجود فنکار ثقافتی پروگرام پیش کریں گے۔

کنٹرول لائن پر بھارتی گولہ باری سے 1300 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں

آزاد جموں وکشمیر اور بھارت کے زیر انتظام کشمیر کو تقسیم کرنے والی لائن آف کنٹرول پر بھارت اور پاکستان کی افواج کے درمیان ایک دہائی سے زائد عرصہ سے جاری گولہ باری کے تبادلے کے باعث لائن آف کنٹرول کے دونوں جانب لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق ایک دہائی سے زائد عرصہ کے دوران بھارتی فوج کی فائرنگ سے آزاد کشمیر کے سرحدی دیہات میں حکام کے مطابق 1300 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان میں بچوں کی تعداد زیادہ ہے۔

سرحدی خلاف ورزیوں پر افغانستان سے احتجاج کا فیصلہ

پاکستان نے پاک افغان سرحد پر افغان فوجیوں کی طرف سے سرحدی خلاف ورزیوں پر افغان حکومت سے احتجاج کا فیصلہ کر لیا ہے۔ پاکستان نے پاک افغان سرحد پر رونما ہونے والے واقعات سے سہ فریقی کمیشن کو بھی آگاہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وزیر خارجہ خورشید قصوری اس ماہ کے آخر پر جب افغانستان کا دورہ کریں گے تو وہ ان معاملات پر افغان وزیر خارجہ اور صدر کرزئی سے تبادلہ خیال کریں گے۔

امریکہ کی طرف سے مشرف کی تجویز کی حمایت

امریکہ نے صدر مشرف کی طرف سے بھارت کو لائن آف کنٹرول پر فائر بندی کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں کمی کیلئے ہر کوشش کی حمایت کرے گا۔

بے نظیر نے سوئس فیصلے کے خلاف اپیل کر دی

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے سوئس تحقیقاتی افسر کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر دی ہے۔ ان کے ایک ترجمان نے اپنے بیان میں کہا کہ بے نظیر بھٹو نے اس اپیل میں اپنے پرانے موقف کا اعادہ کیا ہے جس کے مطابق تحقیقاتی افسر کے نامزد کردہ بینک اکاؤنٹ سے ان کا کوئی تعلق نہیں اس افسر نے مروجہ قوانین سے ہٹ کر یہ تحقیقات کی ہیں۔

یوم آزادی کے موقع پر مختلف سیاسی شخصیات کے بیانات

یوم آزادی کے موقع پر پاکستان کے مختلف سیاسی رہنماؤں نے اپنے بیانات میں کہا ہے کہ قوم یوم آزادی منا رہی ہے لیکن عملاً ہم سب امریکی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جا چکے ہیں۔ پارلیمنٹ تک آزاد نہیں ہے۔ آئین کی پارلیمنٹ کی بجائے جی ایچ کیو میں بنایا جا رہا ہے۔

کار برائے فروخت

سوزوکی مہران کار ماڈل 1989۔ اے۔ سی بہترین حالت میں۔ رابطہ گلوبل ڈش سنٹر کالج روڈ ربوہ
فون 213550.pp گھر: 213706

Govt. LIC NO. ID-541

اندرون ملک و بیرون ملک ہوائی ٹکٹ
معلومات اور سستی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے

سبینا ٹریولز

یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ

Ph:211211-213760 Fax:215211
www.airborneservices.com

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر

کامیاب علاج ـــــ ہمدردانہ مشورہ

اوقات مطب: موسم گرما: صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے، شام ۶ بجے تا ۸ بجے۔ جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے
موسم سرما: صبح ۹ بجے تا ۱۲ بجے، شام ۴ بجے تا ۶ بجے۔ بروز جمعرات ناغہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ۲۱۱۴۳۴، ۲۱۲۴۳۴ فیکس: ۲۱۳۹۶۶

ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے

پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر

پروپرائیٹر: نعیم الرحمٰن
فون دفتر 214930
گھر 211930

الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ

بھائی بھائی گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
دوکان 211158 رہائش 214454
0303-6743122 (دکان گلی کے اندر ہے)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

☆ ادارہ الفضل مکرم منور احمد جج صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع خانیوال وساہیوال میں بھیج رہا ہے۔

☆ 1۔ توسیع اشاعت الفضل

☆ 2۔ وصولی چندہ الفضل وبقایاجات

☆ 3۔ ترغیب برائے اشتہارات

تمام احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)